اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — دارالامان قادیان

خطبہ نمبر ۲۶

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند سالانہ ...

قیمت تین پیسے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۱۸ شوال ۱۳۵۹ ھ | ۱۹ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۸ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۸ نومبر ۱۹۴۰ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چندہ جلسہ سالانہ

غالباً آج ہی کے "الفضل" میں مَیں نے ایک اعلان ناظروں کی طرف سے پڑھا ہے جس میں انہوں نے جلسۂ سالانہ کے چندہ کی طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ مَیں متواتر کئی سالوں سے دیکھ رہا ہُوں۔ کہ

جلسہ سالانہ کے اخراجات

اس کی آمد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور سال بھر کوشش کرتے کرتے تھوڑا بہت قرض جو انجمن اتارتی ہے۔ وُہ جلسہ سالانہ کے قریب پھر اپنی جگہ آجاتا۔ بلکہ پہلے سے کچھ بڑھ ہی جاتا ہے۔ پچھلے سال بھی غالباً دس ہزار کے قریب خرچ آمد سے زیادہ رہا۔ اور اس دفعہ بھی جیسا کہ اس اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ قریباً چار ہزار روپیہ اس وقت تک آیا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا اندازہ بوجہ اس کے کہ اجناس کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں۔

۲۵ ہزار روپیہ

ہے۔ اور یہ اندازہ بھی گزشتہ سے پیوستہ سال کے خرچ کے مطابق ہے۔ گزشتہ سال کے اخراجات کے اندازہ پر مبنی نہیں۔ اگر گزشتہ سال کے اخراجات پر ہی اندازہ لگایا جاتا۔ تو چالیس ہزار روپیہ تک خرچ کا اندازہ ہوتا۔ گزشتہ سال چونکہ جوبلی کا جلسہ تھا۔ اور لوگ کثرت سے قادیان آئے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس سال کے اخراجات کی بنیاد گزشتہ جلسۂ جوبلی سے پہلے سال کے اخراجات پر رکھی ہے۔ لیکن پھر بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ پہلے سے زیادہ جلسۂ سالانہ پر آتے ہیں۔ اور

ہر سال لوگوں کا زیادہ آنا

بتاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر سال بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح جو بیعتوں کی فہرستیں چھپتی رہتی ہیں۔ ان کا اندازہ لگا کر اور جو نسل بڑھ رہی ہے۔ اس کو دیکھتے ہُوئے بھی یہ قطعی اور یقینی بات ہے۔ کہ ہماری جماعت میں آٹھ دس ہزار آدمی سالانہ بڑھ جاتے ہیں۔

یہ زیادتی جو ہر سال ہو رہی ہے اس کے ساتھ ساتھ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ آمد بھی بڑھتی جاتی۔ مگر بجائے اس کے کہ آمد بڑھتی وُہ قریباً ہر سال ایک جگہ پر ہی قائم رہتی ہے۔ یعنی آمد پندرہ سولہ سترہ یا اٹھارہ ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ اور اخراجات ہمیشہ بیس پچیس ہزار روپے ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال تو یہ اخراجات بہت زیادہ ہُوئے تھے۔ اس طرح ہر سال پانچ چھ ہزار روپیہ سے لے کر آٹھ دس ہزار روپیہ تک سلسلہ پر بار پڑ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کے دلوں میں جہاں جلسۂ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت ہے وہاں جلسۂ سالانہ کے اخراجات برداشت کرنے کی اہمیت اُن کے دلوں میں نہیں حالانکہ اگر اخراجات اسی طرح بڑھتے چلے جائیں۔ تو آئندہ جلسہ سالانہ کے انتظام میں بہت سے خطرات پیدا ہونے کا امکان ہوسکتا ہے۔ بعض دوستوں نے انہی مشکلات کو دیکھ کر متواتر یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ

جلسہ سالانہ پر کھانے کا انتظام

جماعت کی طرف سے نہ ہو۔ بلکہ لوگ اپنے اپنے کھانے کا انتظام خود کیا کریں۔ بادی النظر میں یہ تجویز گو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس طرح کیا جائے۔ تو گو انجمن ہر سال آٹھ دس ہزار کے بار سے بچ جائے گی۔ مگر جماعت چالیس پچاس ہزار کے مزید بار کے نیچے دب جائے گی۔ کیونکہ یہ یقینی بات ہے۔ کہ جو لوگ بازار سے خرید کر کھانا کھائیں گے۔ انہیں نسبتاً زیادہ خرچ کرنا پڑے گا۔ اور اس طرح جماعت ایک مزید بار کے نیچے آجائیگی۔ جو لوگ چندہ دیتے ہیں۔ وُہ تو سمجھ لیں گے۔ کہ جو کچھ انہوں نے چندہ دیا تھا وُہ کھانے میں صرف ہو گیا۔ لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ جن کا چندہ اخراجاتِ جلسہ کے برابر ہو۔ میرا خیال ہے۔ کہ جلسۂ سالانہ پر جتنے لوگ آتے ہیں۔ ان میں سے دو تین سَو سے زیادہ لوگ ایسے نہیں ہوتے جن کا چندہ ان کے اخراجاتِ جلسہ سے زیادہ ہو۔ اور صرف چند آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جو غیر معمولی طور پر زیادہ چندہ دے دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ بالعموم جماعتیں اس چندہ کی طرف توجہ نہیں کرتیں۔ اور افراد بھی اس میں بہت کم حصہ لیتے ہیں۔

بس آج میں **تمام جماعتوں کو بالخصوص قادیان والوں** کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ ہم لوگ میزبان ہیں۔ اور باہر سے آنے والے مہمان ہیں۔ پس ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہے۔ کئی موقعوں پر لوگوں کے گھروں میں مہمان آجاتے ہیں۔ اس وقت وہ جانتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے مہمانوں کے لئے کتنے بوجھ اٹھانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح شادیوں کے موقعہ پر یا جب کوئی بچہ پیدا ہو۔ یا کسی کی وفات ہوجائے۔ تو دس دس پندرہ پندرہ بیس بیس مہمان آجاتے ہیں۔ اور لوگ خوشی سے اس بوجھ کو برداشت کرتے ہیں۔ اگر ایک بڑھیا فاقوں مر رہی ہو۔ اور اس کے پھٹے پرانے کپڑے ہوں۔ اور اتفاقاً اس کا داماد آجائے۔ تو وہ یہ نہیں کہتی۔ کہ اب میں اپنے داماد کو کہاں سے کھلاؤں بلکہ چاہے وہ قرضہ اٹھائے۔ چاہے اپنی کوئی چیز فروخت کرے یا گرو رکھے اخراجات ضرور برداشت کرتی ہے۔ تو اگر ذمہ داری کا وہ احساس جو ہر غریب کو بھی ہوتا ہے۔ اس سے نصف احساس بھی ہماری جماعت کے دلوں میں پیدا ہوجائے تو وہ کئی گنے زیادہ اس چندہ میں حصہ لے سکتی ہے۔

قادیان کے لوگوں کے متعلق عام طور پر یہ شکائت پائی جاتی ہے۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اپنے کھانے کا بوجھ بھی سلسلہ پر ڈال دیتے ہیں۔ اور اگر جلسہ سالانہ کے مہمانوں پر بیس پچیس ہزار کے قریب روپیہ خرچ آتا ہے۔ تو اس میں سے چار پانچ ہزار کے قریب قادیان والوں پر خرچ ہوجاتا ہے اگر قادیان کے تمام لوگ اپنے کھانے کا گھروں میں انتظام کریں۔ تو جلسہ سالانہ کے اخراجات سولہ سترہ ہزار میں پورے ہوسکتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ بات درست ہے۔ مگر اس میں بہت سی دقتیں اور مشکلات حائل ہیں۔ ان دنوں سارے آدمی کام پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ مرد بھی اور عورتیں بھی۔ اور اس وجہ سے **گھروں میں کھانے کا انتظام** نہیں ہوسکتا۔ ہم نے کئی دفعہ چاہا ہے۔ کہ اس بات کی سختی سے پابندی کی جائے کہ قادیان کے رہنے والے اپنے کھانے کا اپنے گھروں میں خود انتظام کریں۔ مگر جب ہم نے غور کیا تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اگر ایسا کیا جائے تو مہمان نوازی نہیں ہوسکے گی۔ کیونکہ لازماً کھانے کی تیاری وغیرہ کے لئے عورتوں کو اپنے گھروں میں رہنا پڑے گا۔ اور جب وہ اپنے گھروں میں رہیں گی۔ تو جلسہ سالانہ پر آنیوالی عورتوں کو کھانا کون کھلائے گا۔ ان کی نگرانی کون کرے گا۔ اور جلسے کا انتظام کون کرے گا۔ اسی طرح اگر مرد گھر کے کاموں سے پوری طرح فارغ نہ ہوں تو وہ بھی جلسہ سالانہ کے کاموں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ صرف ایسے ہی لوگ اس بوجھ کو اٹھا سکتے ہیں۔ جن کے گھروں میں ملازم ہوتے ہیں۔ مثلاً ہمارے گھروں میں ناشتہ وغیرہ گھر سے ہی مہمانوں کو دے دیا جاتا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہماری عورتیں زیادہ کام کرتی ہیں۔ بلکہ وہ گھر کا کام نوکروں کے سپرد کرکے خود **جلسہ سالانہ کے کاموں میں مصروف** ہوجاتی ہیں۔ اور اس طرح ہمارے گھروں میں ان دنوں میں بھی کھانا تیار ہوتا ہے مگر وہ ہزاروں لوگ جن کے گھروں میں کوئی نوکر نہیں ہوتے۔ اگر ان کی عورتیں گھر کا کام کریں گی۔ تو جلسہ سالانہ کا کام نہیں کرسکیں گی۔ اور اگر جلسہ سالانہ کا کام کریں گی۔ تو گھر کا کام نہیں کرسکیں گی غرض عورتیں چونکہ ان دنوں اپنے گھر کا کام نہیں کرسکتیں اس لئے ان کے بچے۔ خاوند اور دیگر رشتہ دار اپنا کھانا لنگر سے منگواتے ہیں۔ اور خود جلسہ کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ اور گو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو کوئی کام نہیں کرتے۔ مگر ایسے کمزوروں یا منافقوں کا وجود ہر جماعت میں پایا جاتا ہے ورنہ جس طرح مخلص مرد ان دنوں کام میں مشغول ہوتے ہیں۔ اسی طرح مخلص عورتیں کام میں مشغول ہوتی ہیں۔ اگر انہیں کام سے فارغ کردیا جائے۔ تو جلسہ سالانہ کا انتظام نہیں ہوسکتا۔ اور اگر انہیں کام پر رکھا جائے۔ تو سلسلہ پر ان کے کھانے کا بوجھ پڑنا یقینی بات ہے۔ لیکن ایک چیز ایسی ہے جسے اگر قادیان کے رہنے والے اختیار کرلیں۔ تو باوجود سلسلہ پر ان کے کھانے کا بار ہونے کے وہ بوجھ زیادہ تکلیف دہ صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ اور وہ یہ کہ جتنا بوجھ ان کی وجہ سے سلسلہ پر پڑتا ہے اتنا ہی بوجھ وہ **جلسہ سالانہ کے چندہ** میں حصہ لے کر اٹھالیں۔ تب یقیناً وہ روک جو آمد کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوجاتی ہے دُور ہوجائے۔ پس سب سے پہلے میں قادیان کی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس چندہ میں زیادہ حصہ لے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت پر پہلے ہی کئی قسم کے بار ہیں۔ مگر یہ بار بھی انہی باروں میں سے ہے۔ جن کو جماعت نے اٹھانا ہے۔ اور یہ اسی طرح دُور ہوسکتا ہے کہ یا تو اس کام کو بند کردیا جائے۔ اور یا پھر چندہ میں فراخ دلی سے حصہ لیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کو کسی صورت میں بھی بند نہیں کیا جاسکتا۔ پس جب اسے بند نہیں کیا جاسکتا۔ تو یہی صورت رہ جاتی ہے۔ کہ ہم اس بوجھ کو اپنی طاقت کے مطابق اٹھالیں۔ اس کے ساتھ ہی میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس چندہ کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ جس طرح تحریک جدید کے چندہ کے متعلق بار بار تحریکات ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح اگر **صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے** متواتر ہفتہ میں دو تین دفعہ ایسے اعلانات ہوتے رہیں۔ کہ فلاں فلاں جماعت نے جلسہ سالانہ کا چندہ دے دیا ہے۔ اور فلاں فلاں جماعت نے نہیں دیا یا بہت کم دیا ہے۔ اسی طرح چندہ میں نمایاں طور پر حصہ لینے والی جماعتوں کے نام شائع ہوتے رہیں تو میں سمجھتا ہوں جو جماعتیں سست ہیں وہ ہوشیار ہوجائیں۔ اور جو جماعتیں تو چست ہیں۔ مگر ان کے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ سست ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷۔ نبوت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سردرد کی وجہ سے علیل ہے احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو نسبتاً آرام ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

حرم اول و حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تاحال علیل ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آج عصر کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صاحبزادی کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ برات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے گھر سے مولوی عبد المنان صاحب عمر بی۔ اے کے ساتھ روانہ ہوئی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے براتیوں کا استقبال کیا۔ اس تقریب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر بہت سے اصحاب بھی شریک ہوئے۔ جن کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ بابو محمد امیر صاحب جو ایک مخلص احمدی تھے ایک لمبی بیماری کے بعد آج وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز ظہر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

کل عصر کے بعد شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کی لڑکی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مہمانوں کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ ہوشیار ہو جائیں۔ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے ایک آدھ اعلان کافی سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق بار بار تحریکات نہیں کی جاتیں۔ بیس پچیس ہزار کا بار معمولی نہیں ہوتا جماعت کو خاص طور پر قربانیاں کر کے یہ بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اور مزید برآں انہیں اپنے کرایہ کے لئے بھی کچھ روپیہ بچانا پڑتا ہے۔ اس لئے جماعتوں کو صرف ایک چٹھی لکھ دینا کافی نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے تو اس طرح شور ڈال دینا چاہیئے۔ کہ جماعت کے ہر فرد کو یہ احساس ہو جائے۔ کہ مجھے اپنے فرض کی ادائیگی کا فکر کرنا چاہیئے میں نے تو کبھی نہیں دیکھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے اس طرح چندۂ جلسہ سالانہ کے حصول کے لئے جد و جہد کی ہو۔ بالعموم صرف ایک دو چٹھیاں لکھنے پر کفایت کر لی جاتی ہے۔ اور سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ آپ ہی آپ چندہ آ جائیگا حالانکہ یہ سال کے آخری دن ہوتے ہیں۔ اور ان دنوں میں ایک طرف لوگوں نے جلسہ سالانہ کے لئے قادیان آنا ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے انہیں اخراجات کی فکر ہوتی ہے۔ دوسری طرف اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے انہیں یہ فکر ہوتا ہے۔ کہ اب سردی آ گئی ہے اُن کے لئے گرم کپڑوں کا انتظام کرنا چاہیئے تیسری طرف ان کے سامنے چندۂ جلسہ سالانہ کی تحریک ہوتی ہے۔ چوتھی طرف ماہوار چندوں میں باقاعدگی کی بھی اُن سے امید کی جاتی ہے۔

غرض ان ایام میں اُن سے زبردست قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور قربانی ہی ہے۔ جو جماعت کی ترقی کا موجب بنتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو ایسی پسند آتی ہے۔ کہ وہ کہتا ہے۔ جو جماعت یہ قربانی کر رہی ہے۔ میں اُسے ضرور ترقی دوں گا۔ اگر ہر ترقی کے ساتھ جماعت اپنی قربانی میں بھی اضافہ کرتی چلی جائے۔ تو جماعت کی ترقی کی رفتار بہت زیادہ تیز ہو جائے۔ تم ایک طرف اگر صدر انجمن احمدیہ کی تحریکات کو رکھو۔ اور دوسری طرف تحریک جدید کے متعلق جو مختلف اوقات میں نوٹ مضامین اور اعلانات وغیرہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ وہ رکھو۔ تو تمہیں صدر انجمن احمدیہ کی تحریکات دسواں حصہ بھی نظر نہیں آئیں گی۔ پس انہیں چاہیئے کہ وہ اس نقص کا ازالہ کریں۔ اور متواتر اخبار میں یہ اعلان کراتے رہا کریں۔ کہ فلاں فلاں جماعت کی طرف سے چندہ آیا ہے۔ اور فلاں فلاں جماعت کی طرف سے چندہ نہیں آیا۔ اسی طرح جنہوں نے زیادہ اخلاص سے کام لیا ہو۔ ان کا نمایاں طور پر ذکر کیا جائے۔ تاکہ اگر جماعت سست ہے تو اس کے کارکن اُسے ہوشیار کر دیں اور اگر کارکن سست ہیں۔ تو جماعت انہیں بیدار کر دے۔ اگر اس طرح تمام جماعتوں میں زندگی اور بیداری پیدا کی جائے۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ چندہ کی نہ صرف تمام رقم پوری ہو جائے۔ بلکہ مطلوبہ رقم سے زیادہ چندہ اکٹھا ہو جائے۔ لیکن اگر مطالبہ تو ۲۵ ہزار کا ہو۔ اور وصول ۱۵ - ۱۶ ہزار ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ چندہ کی وصولی میں چالیس فیصدی کمی ہے۔ اور یہ کمی کسی صورت میں بھی برداشت نہیں ہو سکتی۔ یہ مان لیا۔ کہ دو یا تین فیصدی ہماری جماعت میں کمزور لوگ بھی ہیں۔ مگر ۲۵ ہزار کا مطالبہ کیا جائے۔ اور آئے ۱۵ - ۱۶ ہزار۔ یہ بتاتا ہے۔ کہ اس چندہ کے لئے کبھی پورے طور پر زور نہیں دیا گیا۔ پس میں بیرونی جماعتوں کو بھی اس امر کی طرف خاص طور پر متوجہ کرتا ہوں۔ کہ وہ یہ خیال نہ کریں۔ کہ اُن پر بوجھ پڑا ہوا ہے۔ انہوں نے ہی بوجھ اٹھانا ہے۔ اور ان کا فرض ہے۔ کہ وہ کسی تحریک میں بھی سست نہ ہوں۔ ماہوار چندوں کی ادائیگی کی بھی پوری کوشش کریں۔ چندۂ جلسہ سالانہ میں بھی حصہ لیں۔ چندہ تحریک جدید میں بھی حصہ لیں۔ اور اسی طرح جلسہ سالانہ پر نہ صرف خود آئیں۔ بلکہ اپنے دوستوں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی لائیں۔ کیونکہ خالی روپیہ کا انتظام کافی نہیں۔ جب تک کثرت سے لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے نہ آئیں۔ پس دوستوں کو اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ

جلسہ سالانہ پر وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں۔

چندۂ تحریک جدید

اس کے بعد میں تحریک جدید کے چندہ کی طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس مہینہ میں اور اس سے پچھلے ڈیڑھ مہینہ میں جماعت نے اس چندہ کی طرف خاص توجہ کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اس سال نہ صرف گزشتہ سال کے برابر وصولی ہو گئی ہے۔ بلکہ آمد میں خفیف سا اضافہ ہو گیا ہے (اس خطبہ کے بعد کے ایام میں پھر کچھ کمی آ گئی ہے) اڑھائی مہینے پہلے تو وصولی میں پچاس فیصدی تک کمی تھی مگر اب اڑھائی ماہ میں توجہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ چندۂ تحریک جدید کی آمد خدا تعالےٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے دو چار سو روپیہ بڑھ گئی ہے مگر اس کے یہ معنے بھی نہیں۔ کہ چونکہ ۳۱- اکتوبر کی تاریخ گزر چکی ہے۔ اس لئے اب جماعت کو اس کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لینی چاہیئے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس کے متعلق پہلے کافی زور دیا جا چکا ہے۔ اس لئے اب مزید زور دینا مناسب نہیں۔ مگر جہاں تک میں نے سوچا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جنہوں نے چندہ دے دیا ہے۔ ان سے ہم نے دوبارہ چندہ نہیں لینا۔ بلکہ جنہوں نے ابھی تک چندہ نہیں دیا۔ صرف اُن سے چندہ وصول کرنا ہے۔ بے شک گزشتہ اڑھائی مہینہ میں جماعت نے بہت قربانی سے کام لیا ہے۔ مگر یہ قربانیاں جنہوں نے کیں۔ انہوں نے ہی کی ہیں۔ سب نے نہیں کیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو بھی حصہ لینے کی تحریک کریں۔ ممکن ہے بعض کارکن یہ خیال کرتے ہوں۔ کہ ہم نے اڑھائی مہینہ تو خوب محنت سے کام کیا ہے۔ اب مہینہ دو مہینے ہمیں آرام کرنا چاہیئے۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ خالص ایمان جو مومن کی ہمت کو بڑھاتا ہے۔ اُس سے کام لیتے ہوئے وہ اس وقت تک چین اور آرام نہیں کریں گے۔ جب تک تمام لوگوں سے تحریک جدید کا چندہ وصول نہ کر لیں۔

ابھی تک تحریک جدید کے چندہ میں ۳۲ ہزار روپیہ کی وصولی باقی ہے۔ اور بیس بائیس ہزار گزشتہ سالوں کے چندہ میں سے رہتا ہے۔ اس تمام روپیہ کی وصولی کے لئے اُن لوگوں پر زور دینا چاہیئے۔ جنہوں نے تاحال اپنے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ وہ مخلصین جنہوں نے گزشتہ اڑھائی ماہ میں اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کی۔ اور جنہوں نے اپنے وعدوں کو پورا کر دیا۔ ان کے لئے تو بے شک وقفہ ہو سکتا ہے۔ مگر اب جو تحریک جماعت کے کارکن کریں گے اس کا بوجھ اُن لوگوں پر پڑے گا۔ جنہوں نے گیارہ مہینے غفلت سے گزار دیئے۔ اور انہوں نے اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا کوئی خیال نہ کیا۔ پس گیارہ مہینے دوسروں سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے وہ کسی آرام کے مستحق نہیں۔ بلکہ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ انہیں بیدار کیا جائے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے چندہ میں

قادیان کی جماعت کی وصولی

نہ صرف پچھلے سال سے کم ہے۔ بلکہ باہر کی کئی جماعتوں سے بھی کم ہے۔ اور یہ پہلا سال ہے۔ جس میں قادیان کی جماعت بعض دوسری جماعتوں سے پیچھے رہی ہے۔ اس میں بہت سا دخل میری ایک بیوی کی بیماری کا بھی ہے۔ جو لجنہ اماءاللہ کی سکرٹری ہیں۔ اور جو بیمار رہنے کی وجہ سے ہی چندہ کی وصولی کا اہتمام نہیں کر سکیں۔ مگر میں اس بات کا قائل نہیں۔ کہ کوئی زندہ جماعت ایسی بھی ہو سکتی ہے۔ جس کے کسی کام کا انحصار صرف ایک آدمی پر ہو۔ اور اگر وہ بیمار ہو جائے۔ یا خدانخواستہ فوت ہو جائے۔ تو کام بند ہو جائے۔ اس وقت ہمیں جو کارکن میسر ہیں۔ کیا ان کے متعلق کوئی بھی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جب وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہیں گے تو کیا ان کی وفات کے بعد سلسلہ کا کام بند ہو جائے گا؟ زندہ سلسلہ کی علامت یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس میں کام کرنے والے آدمی پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کے سلسلہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالےٰ انبیاء کی وفات کے بعد ان کے سلسلہ کو زیادہ ترقی دیتا ہے۔ تا دنیا کو یہ بتائے کہ میرے سلسلہ کا انحصار انبیاء کے وجود پر بھی نہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کے دین کے لئے سب سے زیادہ قربانی کرنے والے انبیاء ہی ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ یہ بتانے کے لئے کہ اسکے دین کی ترقی کا انحصار کسی شخص واحد کی ذات پر نہیں انبیاء کی وفات کے بعد ان کے قائم کردہ سلسلہ کو اور زیادہ ترقیات دینی شروع کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانہ میں بڑی کامیابی ہوئی۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اس سے بھی زیادہ کامیابی ہوئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اس سے زیادہ۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے مقرب تھے۔ ان کا قرب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کے مقابلہ میں بالکل کم ہے۔ اور ان کی قربانیاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہیں۔ مگر پھر بھی اللہ تعالےٰ نے یہ بتانے کے لئے کہ یہ دین میرا ہے۔ کسی انسان کا قائم کردہ نہیں۔ ان کی حقیر کوششوں میں برکت زیادہ ڈال دی۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے تو عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اب سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ اور دشمن خوش تھا۔ کہ چندہ آنا اب بند ہو جائیگا اور جماعت کی ترقی رک جائے گی۔ مگر جب لوگوں نے ایک دو سال کے بعد دیکھا۔ کہ جماعت افراد کی تعداد کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے، قربانی کے لحاظ سے بڑھ گئی ہے۔ اور اشاعت دین کے لحاظ سے بھی بڑھ گئی ہے۔ تو انہوں نے یہ نئی بات بنائی۔ کہ اصل میں مولوی نور الدین صاحب جماعت میں ایک بہت بڑے عالم ہیں۔ اور سلسلہ کی تمام ترقی کا انحصار انہی پر ہے۔ مرزا صاحب کی زندگی میں تمام کام مولوی صاحب ہی کرتے تھے۔ گو ظاہر میں مرزا صاحب کا نام رہتا تھا۔ چنانچہ کئی مولوی طرز کے لوگ جو ظاہری علوم کی قدر زیادہ کیا کرتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی کہا کرتے تھے۔ کہ اس سلسلہ کو مولوی نور الدین صاحب چلا رہے ہیں۔ انہوں نے جب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد

دیکھا۔ کہ مولوی صاحب کے زمانہ میں سلسلہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر رہا ہے تو انہوں نے خوش ہو کر کہنا شروع کر دیا کہ ہم نہ کہتے تھے تمام کام مولوی نور الدین صاحب کا ہے۔ غرض حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت سلسلہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر گیا۔ اور مخالفوں نے یہ کہکر اپنے دل کو تسلی دینی شروع کر دی۔ کہ یہ تمام کارروائی نور الدینؓ کی ہے۔ اس کی وفات کے بعد یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔

حضرت خلیفہ اولؓ جب وفات پا گئے

تو ان کے بعد اگر جماعت کے وہ مشہور لوگ جو اثر اور رسوخ رکھتے تھے۔ جیسے خواجہ کمال الدین صاحب یا ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کے لحاظ سے مولوی محمد علی صاحب خلیفہ منتخب ہو جاتے۔ تو انگریزی دان طبقہ یہ خیال کرتا کہ اب جماعت کی ترقی کی وجہ یہ ہے۔ کہ کوئی انگریزی میں دسترس رکھنے والا خلیفہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ مغربی علوم کے غلبہ کا ہی زمانہ ہے۔ مولویوں اور ملانوں سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ جیسے حضرت خلیفہ اولؓ بعض دفعہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض لوگ ہمیں غصہ سے قل اعوذئے ملّا کہہ دیا کرتے ہیں۔ تو اگر ان میں سے کوئی خلیفہ ہو جاتا تو انگریزی دان طبقہ پھر بھی یہ خیال کر سکتا تھا۔ کہ ممکن ہے جماعت کی ترقی انہی کی وجہ سے ہو۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس الزام کو دور کرنے کے لئے کہ یہ سلسلہ انسانوں پر چل رہا ہے۔ اس انسان کو خلافت کے لئے چنا۔ جس کے متعلق یہ کہا جاتا تھا۔ کہ وہ نالائق ہے ناتجربہ کار ہے کم علم ہے۔ اور وہ جماعت کو تباہ کر دے گا۔ تا دنیا پر یہ ظاہر کرے کہ یہ

خدا کا سلسلہ

ہے کسی انسان کا قائم کردہ سلسلہ نہیں۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کے مقرب تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ سلسلہ ان کا بھی نہیں بلکہ میرا تھا۔ اور بے شک حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک بہت بڑے عالم تھے۔ مگر ان کا علم بھی میرے فضل کا نتیجہ تھا۔ اور سلسلہ ان کا نہیں بلکہ میرا تھا۔ اور اس کے بعد خدا نے اس انسان کو خلافت کے لئے چنا۔ جس کے متعلق دُنیا یہ حقارت سے کہتی تھی۔ کہ وہ نہ ظاہری علوم سے آگاہ ہے نہ باطنی علوم جانتا ہے۔ نہ اس کی صحت اچھی ہے نہ اسے کوئی رعب اور دبدبہ حاصل ہے۔ اور نہ ہی کسی اور رنگ میں وہ لوگوں میں مشہور ہے۔ اور اس طرح خدا نے ظاہر کر دیا کہ اس سلسلہ کو ترقی دینا میرا کام ہے۔ اور میں اگر چاہوں تو مٹی سے بھی بڑے بڑے کام لے سکتا ہوں۔

تو اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلے

خدائی مدد پر چلتے ہیں۔ کسی انسان کی وجہ سے نہیں چلتے۔ اور اگر ہماری جماعت کسی وقت یہ سمجھ لے۔ کہ فلاں شخص کے بیمار ہونے یا چلے جانے یا وفات پا جانے سے سلسلہ کے کام میں خرابی پیدا ہو جائیگی تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ اس نے توکل کو چھوڑ دیا۔ جب تک ہماری جماعت میں یہ توکل رہے گا۔ ممکن ہی نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نئے سے نئے آدمی کام کرنے والے پیدا نہ کرے۔ آخر ہماری جماعت میں لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں۔ اور مر بھی جاتے ہیں۔ مگر کیا کبھی بھی ہمارے کاموں میں رخنہ پڑا؟ ہم نے تو دیکھا ہے۔ کہ جب بھی ایسا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فوراً ایسے آدمی کھڑے کر دیتا ہے۔ جو ان کے کام کو سنبھال لیتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو علمی لحاظ سے دنیا میں خاص شہرت حاصل تھی۔ اسی طرح مولوی سید محمد احسن صاحب بھی بہت مشہور تھے۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب اور قاضی سید امیر حسین صاحب بھی بڑے پایہ کے عالم تھے۔ گو باہر ان کی علمی شہرت نہیں تھی مگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے ایک عالم تو اس طرح ختم ہو گیا۔ اور دوسرا عالم سلسلہ خلافت سے مرتد ہو گیا۔ تب وہی لوگ جو دس دن پہلے گمنام زندگی بسر کر رہے تھے۔ یکدم آگے آ گئے۔ چنانچہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم۔ میر محمد اسحٰق صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نمایاں ہونے شروع ہو گئے۔ ان میں سے ایک کتابوں کے حوالے یاد رکھنے کی وجہ سے اور باقی دو اپنے مباحثوں کی وجہ سے جماعت میں اتنے مقبول ہوئے کہ مجھے یاد ہے۔ اس وقت ہمیشہ جماعتیں یہ لکھا کرتی تھیں۔ کہ اگر حافظ روشن علی صاحب اور میر محمد اسحاق صاحب نہ آئے، تو ہمارا کام نہیں چلے گا۔ حالانکہ چند مہینے پہلے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں انہیں کوئی خاص عزت حاصل نہیں تھی۔ میر محمد اسحٰق صاحب کو تو کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ اور حافظ روشن علی صاحب گو جماعتوں کے جلسوں پر آنے جانے لگ گئے تھے۔ مگر لوگ زیادہ تر یہی سمجھتے تھے۔ کہ ایک نوجوان ہے جسے دین کا شوق ہے۔ اور وہ تقریروں میں مشق پیدا کرنے کے لئے آ جاتا ہے۔ مگر حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کے بعد چند دنوں میں ہی انہیں خدا تعالےٰ نے وہ عزت اور رعب بخشا کہ جماعت نے یہ سمجھا۔ کہ ان کے بغیر اب کوئی جلسہ کامیاب ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد جب ادھر میر محمد اسحٰق صاحب کو نظامی امور میں زیادہ مصروف رہنا پڑا۔ اور ان کی صحت بھی خراب ہو گئی۔ اور ادھر حافظ روشن علی صاحب وفات پا گئے۔ تو کیا اس وقت بھی کوئی رخنہ پڑا؟ اس وقت اللہ تعالےٰ نے فوراً مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس کو کھڑا کر دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جماعت نے محسوس کیا کہ یہ پہلوؤں کے علمی لحاظ سے قائم مقام ہیں۔ غرض کبھی بھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ ہماری جماعت کے کسی آدمی کے ہٹنے یا اس کے مرجانے کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں کوئی رخنہ پڑا ہو۔ بلکہ جب بھی بعض لوگ ہٹے بغیر ہماری کوشش اور سعی کے اللہ تعالےٰ گمناموں میں سے بعض آدمیوں کو پکڑ پکڑ کر آگے لاتا رہا۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا اللہ تعالےٰ نے جو بحر کھولا ہے۔ وہ بھی زیادہ تر اسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے ان کی علمی حالت ایسی نہیں تھی۔ مگر بعد میں جیسے یکدم کسی کو پستی سے اٹھا کر بلندی تک پہنچا دیا جاتا ہے اسی طرح خدا نے ان کو مقبولیت عطا فرمائی۔ اور ان کے علم میں ایسی وسعت پیدا کر دی۔ کہ صوفی مزاج لوگوں کے لئے ان کی تقریر بہت ہی دلچسپ دلوں پر اثر کرنے والی اور شبہات و وساوس کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ گذشتہ دنوں میں شملہ گیا۔ تو ایک دوست نے بتایا۔ کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی یہاں آئے۔ اور انہوں نے ایک جلسہ میں تقریر کی۔ جو رات کے گیارہ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔ تقریر کے بعد ایک ہندو ان کی منتیں کرکے انہیں اپنے گھر لے گیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ ہمارے گھر چلیں۔ آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں برکت نازل ہوگی۔ تو اللہ تعالےٰ نے کب ہمارا ساتھ چھوڑا ہے۔ جو اب ہم اس کے متعلق بدگمانی کریں۔ اور یہ خیال کریں کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ یا وفات پا جائے۔ تو سلسلہ کا کام رک جائے گا۔ پس

لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے تھا

کہ جب سیکرٹری بیمار ہوئی تھی۔ تو فوراً کسی اور کو سیکرٹری بنا لیا جاتا۔ اور محلہ وار چندہ کی وصولی پر زیادہ زور دیا جاتا۔ عورتوں کے اندر سلسلہ کے متعلق جو اخلاص پایا جاتا ہے اس کے لحاظ سے کوئی بعید بات نہیں تھی۔ کہ اگر وہ تندہی سے کام شروع کر دیتیں تو تحریک جدید کے چندہ کی وصولی میں مردوں سے بڑھ کر رہتیں۔ مگر انہوں نے توکل سے کام نہ لیا۔ اور سمجھ لیا کہ چونکہ ان کی سیکرٹری بیمار ہے۔ اس لئے انہیں اس کام میں بھی التوا ڈال دینا چاہیئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ نیکنامی جو برابر پانچ سال سے انکو حاصل ہو رہی تھی اس سال اس نیکنامی کے حصول سے وہ محروم رہیں۔ اسی طرح قادیان کے مردوں کو میں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان کی چندہ تحریک جدید کی ادائیگی میں سستی بھی زیادہ تر کمی توکل کی وجہ سے ہے۔ اس دفعہ لڑائی شروع تھی۔ اس لئے لوگوں نے خیال کر لیا کہ ہمیں اکٹھی کھانے پینے کی چیزیں خرید لینی چاہئیں تاکہ غلہ مہنگا نہ ہو جائے۔ مگر واقعات نے بتا دیا کہ ان کے خیالات غلط ثابت ہوئے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جب تک کہ ہماری جماعت کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ اسوقت تک ہمیں یقین ہے کہ وہ ان خطرات کو دور رکھیگا۔ اور کبھی ایسے حالات پیدا نہیں ہونے دیگا۔ جو جماعت کو تباہ و برباد کرنے والے ہوں۔ اور اگر بالفرض کسی وقت ایسے خطرات پیدا ہو جائیں۔ تو اس وقت ہمارے جمع کئے ہوئے غلے ہمارے کس کام آسکتے ہیں۔ وہ تو بہرحال دشمن کے ہی کام آئیں گے۔ کیونکہ دشمن صرف روپیہ ہی نہیں بلکہ غلہ پر بھی قبضہ کیا کرتا ہے جرمنی کے لوگ اس وقت بھوکے مر رہے ہیں اگر وہ ہندوستان پر قبضہ کر لیں۔ تو سب سے زیادہ حرص کے ساتھ وہ غلہ پر ہی قبضہ کریں گے۔ تو یہ امر بھی

توکل کے خلاف

تھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر جماعت نے ایسا کیا تھا تو اسے چندہ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رکھنی چاہیئے تھی۔ اور اس میں کوئی کمی نہیں آنے دینی چاہیئے تھی۔ پس وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک چندہ تحریک جدید ادا نہیں کیا۔ میں انہیں خاص طور پر اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اب تحریک جدید کے سال ششم میں قریباً ایک مہینہ باقی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی سستی کا ازالہ کرکے چندہ کی کمی کو پورا کریں۔ اور اللہ تعالےٰ پر توکل کریں کہ وہ ان پر فضل کرے گا۔ اور انہیں دشمن کے ہاتھوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اسی طرح میں باہر کی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ بالخصوص تحریک جدید کے کارکنوں اور امراء اور پریذیڈنٹوں کو کہ وہ تحریک جدید کے بقائے ادا کرنے۔ اور وعدوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ مجھے بعض بیرونی جماعتوں کے خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ

بعض امرا اور پریذیڈنٹ

اس میں تساہل سے کام لے رہے ہیں انہیں اپنی اس غفلت کو دور کرنا چاہیئے اور پوری تندہی اور جانفشانی سے اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اب تحریک جدید کے چھ سال گذرنے والے ہیں۔ اور صرف چار سال باقی رہتے ہیں۔ گویا ہماری منزل نصف سے زیادہ طے ہو چکی ہے اس لئے اب ہماری کوششوں کی رفتار پہلے سے بہت زیادہ تیز ہو جانی چاہیئے تاکہ اگر پہلے سالوں میں ہم سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ہمارے اچھے انجام کو دیکھ کر اسے دور کر دے۔ دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو جو نصیحتیں کیں۔ ان میں سے ایک نصیحت آپ نے یہ بھی کی کہ لَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ کہ تم پر موت ایسی حالت میں آنی چاہیئے۔ جبکہ تم خدا تعالےٰ کے کامل فرمانبردار ہو۔ کیونکہ موت ہی انسان کی زندگی کی آئینہ وار ہوتی ہے۔ اور کام کے انجام ہی اصل چیز ہوتے ہیں۔ کسی نے کہا ہے الامور بخواتیمہا کہ کام اپنے انجام کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ یعنے کاموں کا اچھا یا برا ہونا انجام پر منحصر ہوتا ہے۔ پس اب

تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی

میں زیادہ جوش۔ زیادہ اخلاص۔ اور زیادہ مستعدی سے کام لینے کی ضرورت ہے کیونکہ جو شخص ان آخری سالوں میں زیادہ اخلاص دکھلائیگا۔ اگر بالفرض اس سے پہلے سالوں میں کوئی سستی بھی ہوئی ہوگی۔ تو خدا تعالےٰ کہے گا۔ کہ جیسے موت کے وقت کے اخلاص کی میں قدر کیا کرتا ہوں۔ اسی طرح میں اس اخلاص کی قدر کروں گا۔ اور اس کی پچھلی تمام کوتاہیوں کو معاف کر دوں گا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے بہترین اعمال کے لحاظ سے بدلہ دیا جائے گا۔ یعنے جب اسے نمازوں کا ثواب دیا جائے گا۔ تو یوں نہیں ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ کمزور نماز کا الگ ثواب دے۔ اور اس نماز کا جو اس نے اخلاص سے پڑھی ہے الگ ثواب دے بلکہ اس نے اپنی زندگی میں جو بہتر سے بہتر نماز پڑھی ہوگی۔ اللہ تعالےٰ اس نماز کے مطابق اسے تمام نمازوں کا بدلہ دے گا۔ اسی طرح یہ نہیں ہوگا۔ کہ روزوں کے اجر کی بنیاد اس کے کمزور روزوں پر رکھی جائے۔ بلکہ اس نے اپنی زندگی میں جو بہتر سے بہتر روزہ رکھا ہوگا۔ خدا تعالےٰ اس پر اس کے روزہ کے اجر کی بنیاد رکھتے ہوئے تمام روزوں کا ثواب اسی کے مطابق دے گا۔ اسی طرح اگر اس نے ایک سے زیادہ حج کئے ہیں۔ اور بعض ان میں سے کمزور ہیں۔ تو خدا تعالےٰ یہ نہیں کہے گا۔ کہ فلاں کمزور حج کا اسے اتنا ثواب دو۔ اور فلاں اچھے حج کا اسے اتنا ثواب دو۔ بلکہ اس نے اپنی زندگی میں جو بہتر سے بہتر حج کیا ہوگا۔ خدا تعالےٰ حج کا سارا انعام اسی کے مطابق دے گا۔ غرض

زندگی کے احسن اعمال پر اجر کی بنیاد

رکھی جائے گی۔ اور کمزور اعمال کا اجر بھی اچھے اعمال کے مطابق دیا جائے گا۔

تو آخری ایام میں کام کو زیادہ احسن رنگ میں سرانجام دینا پہلی تمام کمزوریوں کو مٹا کر انسانی زندگی کے تمام اعمال کو احسن بنا دیتا ہے۔

پس میں جماعت کو ان دونوں امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف بھی۔ اور چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی طرف بھی۔ اور سب دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ ان چندوں کی ادائیگی میں ہمہ تن مشغول ہو جائیں۔

سرمہ نور بصارت۔ یہ سرمہ آشوب چشم، ککرے، جالا، سبل، پڑبال، ناخونہ اور آنکھ کی دوسری بیماریوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ نمونہ ۱ر کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگا۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تا تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان سے پہلے پہلے تمام رقمیں پوری ہو جائیں۔ بالخصوص قادیان والوں کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ان کی قربانیاں دوسروں سے نمایاں ہونی چاہئیں۔ ساتھ ہی ضمنی طور پر میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ ان چندوں میں زیادہ جوش سے حصہ لینے کا یہ نتیجہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ پر آنے میں لوگ سستی سے کام لیں۔ ہماری جماعت کا ہر قدم خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ اور جتنی جماعت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اتنی ہی قادیان میں آنے والوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے بے شک یہ ایک بوجھ ہے۔ مگر آخر ہم نے ہی اس بوجھ کو اٹھانا ہے اور یہی وہ بوجھ ہیں جن کے اٹھانے کی وجہ سے

اللہ تعالیٰ کی برکات

حاصل ہوا کرتی ہیں۔ دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ہم کسی کا بوجھ اٹھا لیتے ہیں تو وہ ہم پر خوش ہوتا ہے اسی طرح جب ہم خدا تعالےٰ کے دین کا بوجھ اٹھائیں گے۔ تو خدا اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ہمارے تمام بوجھ اٹھا لے گا۔ جب دنیا میں تمہارا کوئی بوجھ اٹھاتا ہے تو تم اسے مزدوری دیتے ہو۔ پھر تم کس طرح خیال کر سکتے ہو۔ کہ تم خدا کے لئے اس کے دین کا بوجھ اٹھاؤ اور وہ تمہیں کوئی مزدوری نہ دے۔ خدا تعالےٰ اس بوجھ کے اٹھانے کی ہمیشہ اپنی جماعتوں کو مزدوری دیتا چلا آیا اور دیتا چلا جائے گا اور اس کی مزدوری یہی ہے کہ جب ہم اس جہان میں اس کے دین کے بوجھ کو اٹھاتے ہیں تو وہ اگلے جہان میں ہمارے بوجھ اٹھا لیتا ہے جہاں دائمی اور ابدی زندگی ہمارا انتظار کر رہی ہوتی ہے یہ کتنا سستا سودا ہے۔ کہ ہم اپنی عمر کے تیس یا چالیس یا پچاس یا ساٹھ سال اس کا بوجھ اٹھائیں اور وہ لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں ارب سال کی زندگی میں ہمارے تمام بوجھ خود اٹھا لے اگر اتنے سستے سودے کی طرف بھی کسی کو توجہ نہیں ہوتی تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کے دل پر زنگ لگ چکا ہے۔ اور اب اس کے لئے دعا کے سوا کوئی چارہ نہیں اور خدا ہی ہے جو اس کے اس زنگ کو دور کرے۔ پس اگر کوئی شخص دین کے اس کام کے لئے بھی اپنے دل میں بشاشت نہیں پاتا تو اسے سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ وضو کرے اور نفل پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرے کہ اے خدا دین کے کاموں کے متعلق میرے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوتی اور نہ دین کا بوجھ اٹھانے کی مجھے توفیق ملتی ہے تو اپنے فضل سے میرے دل میں دین کے کاموں کے لئے رغبت پیدا کر اور مجھے ان بوجھوں کے اٹھانے کی توفیق عطا فرما تاکہ قیامت کے دن تو خود میرے تمام بوجھ اٹھائے۔

ضرورت موٹر ڈرائیور

صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک تجربہ کار موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے درخواستیں دفتر ناظر اعلےٰ میں آنی چاہئیں۔

(ناظر اعلےٰ)

قادیان کے مختلف محلوں میں باموقعہ سکنی قطعات

خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اور حسب دستور سابق اس موقعہ پر قادیان کی نئی آبادی کے نقشہ جات میں توسیع کی جا رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں محلہ جات دارالرحمت۔ دار الشکر شرقی۔ دار الیسر اور دار البرکات وغیرہ میں نئے قطعات نکل آئے ہیں اس لئے جو احباب قادیان میں سکنی زمین حاصل کرنے اور مرکز سلسلہ کے ساتھ روحانی رشتہ کے علاوہ ظاہری رشتہ بھی پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لا کر زبانی فیصلہ فرمالیں انشاء اللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دوستوں کو فائدہ رہے گا۔

قادیان خدا تعالےٰ کے فضل سے اب ایک شہری حیثیت رکھنے والا بارونق قصبہ ہے جس میں ریل۔ بجلی۔ تار اور ٹیلیفون وغیرہ کی تمام سہولتیں میسر ہیں مگر یہاں کے سکنی قطعات کی قیمت ابھی تک دوسرے شہروں کی نسبت سے بہت کم ہے جس میں آئندہ زیادتی ہونے کا غالب امکان ہے اس لئے جن دوستوں کو توفیق ہو انہیں جلدی ہی قادیان میں زمین خرید لینی چاہیئے اس سے ان کا روپیہ بھی محفوظ ہو جائیگا اور خدا کے فضل سے ان کی خرید کردہ زمین کی مالیت بھی دن بدن بڑھتی جائے گی۔ ہر محلہ میں موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ قیمت مقرر ہے۔ جس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد قادیان

کتنے دوست ہیں جنہوں نے ہماری درخواست پر دفتر کو الفضل کا ایک نیا خریدار دینے کا تہیہ فرمایا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

250

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

احمد آباد ۶ ؍ نومبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مطلع کیا ہے کہ وہ ۸ ؍ نومبر کو ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ کے احاطہ میں تقریر کر کے ستیہ گرہ کریں گے۔ یہ فیصلہ گاندھی جی کی منظوری سے کیا گیا ہے اسی طرح مسٹر مرار جی ڈیسائی سابق وزیر مال حکومت بمبئی ۲۰ ؍ نومبر کو ستیہ گرہ کریں گے

لاہور ۶ ؍ نومبر۔ سر سکندر حیات خان کے لڑکے شوکت حیات خان ۵ ؍ نومبر کو میدان جنگ سے لاپتہ ہو گئے تھے۔ اب ان کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ زخمی ہو گئے تھے۔ انہیں جنگی قیدی بنا لیا گیا ہے مگر ان کے زخم شدید نہیں ہیں۔

قاہرہ ۶ ؍ نومبر۔ مصر کے سابق وزیر اعظم حسن صبری پاشا کی وفات پر شاہ فاروق نے حسین سری پاشا کو وزیر مقرر کر کے انہیں نئی کیبنٹ بنانے کے لئے کہا ہے۔

نئی دہلی ۶ ؍ نومبر۔ مسٹر ایم این رائے ۲۰ ؍ نومبر کو لکھنؤ پہنچیں گے۔ جہاں آپ ریڈیکل اسمبلی پارٹی کو ترتیب دیں گے مسٹر رائے کا بیان ہے کہ یو پی اسمبلی کے مختلف گروپوں کے ۲۵ ممبر ریڈیکل اسمبلی پارٹی میں شامل ہو چکے ہیں۔

لاہور ۶ ؍ نومبر۔ اسلامیہ کالج لاہور کے طلباء نے پرنسپل کے دفتر اور کالج گراؤنڈ میں مظاہرے کئے اور نعرے لگائے بیان کیا جاتا ہے کہ طلباء کالج کے پرنسپل اور ایک اور پروفیسر کے ہٹائے جانے اور دو پروفیسروں کے استعفے واپس لئے جانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

لاہور ۶ ؍ نومبر۔ گجرات میں تقریر کرتے ہوئے آنریبل سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا کہ دفاع ہند اور اندرونی حفاظت کے لئے پنجاب ہر سال تقریباً چالیس لاکھ روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ یہ خرچ زیادہ تر بڑے بڑے شہروں اور قصبوں کے لئے

لنڈن ۷ ؍ نومبر۔ کل رات بھی دشمن کے ہوائی جہازوں کے حملہ کا زیادہ زور لنڈن پر تھا۔ دوسرے مقامات پر بھی حملہ کیا گیا۔ جس سے کئی گھر ٹوٹ پھوٹ گئے۔ مگر جانوں کا نقصان کم ہوا۔ جرمنی کا ایک جہاز گرا لیا گیا۔

ایتھنز ۷ ؍ نومبر۔ ڈیڑھ سو میل کے محاذ پر یونانی فوجوں کے مقابلہ میں اطالوی فوجیں ہر جگہ بھاگ رہی ہیں اور یونانی فوجیں ان کا پیچھا کر رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کارٹزا کے مقام پر یونانی فوجوں کا قبضہ ہونے والا ہے۔ جنگ کے لحاظ سے یہ بہت اہم مقام ہے۔ پہلے یونانی فوجوں نے اس کے قریب کی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ جہاں سے گولہ باری کی جاتی تھی۔ اب پہاڑیوں سے اتر کر شہر کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ادھر روس کی خبر ہے۔ کہ بہت سی اطالوی فوجیں وہاں پہنچ گئی ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس مقام پر گھمسان کی لڑائی ہو گی۔

نئی دہلی ۷ ؍ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وائسرائے ہند ۱۴ ؍ دسمبر کو کلکتہ جاتے ہوئے رستہ میں جھریا کی کانیں بھی دیکھیں گے۔ پھر ۴ ؍ جنوری کو کلکتہ سے واپس روانہ ہونگے

لنڈن ۱۰ ؍ نومبر۔ برطانیہ کی لڑائی میں برما کتنا حصہ لے رہا ہے۔ اس سوال پر اس امر سے روشنی پڑتی ہے۔ کہ حال ہی میں جب دریائے ٹیمز پر جرمنی اور اطالیہ کے طیاروں کی برطانوی طیاروں سے جھڑپ ہوئی۔ تو برما کے ہوائی دستہ نے جرمنی اور اطالیہ کے ۲۹ طیارے برباد کر ڈالے۔ برمی دستہ کا یہ شاندار کارنامہ ہے۔ برمی دستہ کے

لنڈن ۷ ؍ نومبر۔ مولوٹاف کے ماسکو پہنچنے سے ۲۴ گھنٹے کے بعد اخبارات نے جرمنی اور چیکوسلواکیہ کا وہ معاہدہ شائع کیا ہے۔ جس میں سلواکیہ کو جرمنی سے گارنٹی دی ہے۔

لنڈن ۷ ؍ نومبر۔ برطانیہ کی سمندری وزارت نے آج تیسرے پہر اعلان کیا۔ کہ اطالوی سمالی لینڈ کی سب سے بڑی بندرگاہ موگاڈیشو پر انگریزی بمبار جہازوں نے بڑے زور شور سے گولے برسائے۔ اور کئی فوجی ٹھکانوں کو برباد کر دیا۔ جو اطالوی جہاز بندرگاہ میں کھڑے تھے ان کی تو بہت بری گت بنی۔ اطالوی توپوں نے جوابی حملہ کیا مگر نہ تو کسی انگریزی جہاز کو نقصان پہنچا اور نہ ہی کوئی آدمی زخمی ہوا۔

لنڈن ۶ ؍ نومبر۔ اسلحہ سازی کے سرکاری ماہروں کے بیان کے مطابق برطانیہ میں اب اس قدر پر اتنا لوہا فراہم ہو چکا ہے۔ کہ اس سے ۳۰ سو تباہ کن جہازوں یا سات ہزار بھاری ٹینکوں کے لئے فولاد تیار کیا جا سکتا ہے۔

لنڈن ۷ ؍ نومبر۔ انگریزی جہازوں نے ہمبرگ کے لوگوں کو کبھی ایک رات بھی چین سے سونے نہیں دیا۔ یہ برلن کے بعد جرمنی کا سب سے بڑا شہر ہے انگریزی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی بمبار جہازوں نے اس شہر کے ریلوے یارڈوں۔ تیل صاف کرنے کے کارخانوں اور دیگر کارخانوں پر سخت حملے کئے۔ بعض انگریزی جہازوں کے دستے ڈنمرک تک بھی پہنچے اور کولون کی نہر پر حملہ کیا۔ اس معرکہ میں صرف تین انگریزی جہاز کام آئے

لنڈن ۷ ؍ نومبر۔ آج برطانیہ میں جرمنی کے اس وقت تک ۹ جہاز گرائے جا چکے ہیں۔ انگریزی جہازوں میں سے صرف ایک کام آیا۔

لنڈن ۷ ؍ نومبر۔ آج رات کے وقت لنڈن پر کئی ہوائی حملے ہوئے۔ بعض جگہ لوگوں کے مکانات کو ان حملوں سے سخت نقصان پہنچا۔

عدن ۷ ؍ نومبر۔ عدن کے بڑے بڑے مشائخ نے رائٹر کے نمائندہ سے درخواست کی ہے۔ کہ ان کا یہ پیغام ملک معظم تک پہنچا دیا جائے۔ کہ عرب پورے طور پر برطانیہ کے ساتھ ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد فتح دے۔ ارد گرد کے علاقہ کے تمام عرب نوجوان عدن پہنچ رہے ہیں تاکہ فوج میں بھرتی ہو جائیں۔

دہلی ۷ ؍ نومبر گورنمنٹ ہند نے فرانسیسی انڈو چائنا کو ہندوستان سے ہر قسم کا مال بھیجنا بند کر دیا ہے۔

الہ آباد ۷ ؍ نومبر۔ یو پی کی پراونشل مسلم لیگ کی یہاں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے کہا کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ مسلمانوں کو پوچھے بغیر کر سکتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہم مسلمان اپنے کلچر کی بنیادی چیزوں کو کبھی اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے۔ اور کوئی ایسی بات نہیں مانیں گے جو اسلامی شان کے خلاف ہو۔

دہلی ۷ ؍ نومبر۔ امید ہے مسٹر ساورکر آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے پھر صدر منتخب ہو جائیں گے۔

دہلی ۷ ؍ نومبر۔ کونسل آف سٹیٹ کے ایک ممبر کو آکولہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے بازار میں لڑائی کے خلاف تقریر کی۔

الہ آباد ۷ ؍ نومبر۔ چینی مشن کے لیڈر آج صبح الہ آباد سے دہلی روانہ ہو گئے

پٹنہ ۶ ؍ نومبر۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے بہار میں ایکسائز ایکٹ کے ماتحت جاری کردہ بندش شراب کے نوٹیفکیشنوں کے متعلق فیصلہ دیا ہے کہ یہ ایکٹ مذکور کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

بخارسٹ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ رومانیہ کے وزیر اقتصادیات نے ایک خاص حکم جاری کر کے سابق شاہ کیرول کی جائداد ضبط کر لی ہے۔

لنڈن ۶ ؍ نومبر۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے ایک تقریر میں بلقان کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اگر بلقان پر جرمنی کا تصرف ہو گیا تو ہندوستان اور ایران کی سرحدات پر جنگ چھڑ جائے گی۔

نئی دہلی ۵ ؍ نومبر۔ نیوز کرانیکل کا نامہ نگار متعینہ استنبول لکھتا ہے کہ عرب حلقوں میں یہ افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ برطانیہ کی ہمدردی میں مشرق قریب کے اندر ایک بلاک قائم کرنے کے لئے عربوں اور مصر والوں میں گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے قریب اکالی صاحبان کا اجتماع

قادیان ۱۷ نومبر۔ آج قادیان کے قریب اکالی صاحبان کا وہ اجتماع ہوا جسکا کئی دنوں سے چرچا تھا۔ ۱۲ بجے کی گاڑی سے اس اجتماع کے صدر سردار اودھم سنگھ صاحب ناگوکے۔ سردار تیجا سنگھ صاحب اکرپوری جتھیدار اکال تخت اور بعض اور سکھ صاحبان اترے۔ سٹیشن سے باہر بہت سے سکھ صاحبان جمع تھے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور پولیس کی جمعیت کے ساتھ اس موقعہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ سکھ صاحبان جلوس کی صورت میں قصبہ کے مختلف رستوں میں سے گزر کر قادیان سے جانب شرق موضع بسراؤں کے قریب کھلے میدان میں اس مقام پر پہنچے جہاں جلسہ گاہ تجویز کی گئی تھی۔ اور سردار پرلوک سنگھ صاحب۔ سردار تیجا سنگھ صاحب اور سردار اودھم سنگھ صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ ۵ بجے کے قریب آج کے جلسہ کی کارروائی ختم ہوگئی۔

اس موقعہ پر حکام کا رویہ ناپسندیدہ رہا۔ انہوں نے جو راستہ جلوس کے لئے خود ہی پہلے تجویز کیا تھا اسے بعد میں بدلدیا اور جلوس کو ان محلوں میں سے گزرنے دیا جنکی اکثر آبادی احمدی ہے۔ ہم اس موقعہ پر سردار اودھم سنگھ صاحب صدر جلسہ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس غلط افواہ کی تردید کی کہ احمدی اس علاقہ میں ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ اور کہا کہ انگریز تو پہلی ریاستوں کو ختم کر رہے ہیں۔ وہ نئی ریاست کیوں بنانے لگے۔ اور اپنی تقریر میں بجائے غلط افواہوں کی بنا پر احمدیہ جماعت کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے کے سکھوں کو آپس میں اتحاد پیدا کرنے کی تلقین کی۔ جس پر کسی شخص کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر قوم کو اپنی تنظیم کرنے کا حق حاصل ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں گزارش

مولوی صاحب! صدی کا ربع گزر گیا کہ آپ نے اپنے عقائد کو ایک معمہ بنا رکھا ہے۔ اگرچہ متبصر نگاہیں بھانپ چکی ہیں۔ کہ آپ کی یہ تگ و دو ذاتیات سے تعلق رکھتی ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی خاص خصوصیت آپ کے نزدیک نہیں ہے۔ بس وہ ایک بزرگ تھے۔ جن کا ماننا یا نہ ماننا کوئی معنی نہیں رکھتا غیر احمدیوں کی اقتدا میں نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ رشتے ان سے کئے جاتے ہیں۔ اور چندے ان سے لئے جاتے ہیں۔

اب تو محض جماعت احمدیہ قادیان کے مدمقابل کھڑا کرنے کو مصریوں، بستریوں اور احراریوں کا ایک دستہ منظم کرنے کی سعی لاحاصل ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اسکو جماعت احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہی خدمت قرآن اور تقوےٰ کا ایک پروپیگنڈا ہے۔ غالباً ان حالات سے متاثر ہو کر بھائی ضیاء الدین احمد صاحب وکیل نے اپنی چٹھی بنام مولوی محمد علی صاحب مجریہ الفضل مورخہ ۱۲ نبوت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۴۰ء میں نہایت مختصر طور پر دو باتیں پیش کی ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ آپ خدا کے لئے ان کا جواب دے کر تقوےٰ اور خدمت قرآن کی حقیقت عریاں کر دیں۔

مسٹر ضیاء الدین احمد صاحب کے سوال کا اعادہ ضروری نہیں کیونکہ غالباً اخبار آپکی نگاہ سے گزرا ہوگا۔ تاہم مختصراً عرض ہے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جبکہ آپ کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عقائد میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نبی" لکھا کرتے تھے۔ وہ کس حیثیت سے تھا۔ ایک مخلص مومن کی حیثیت سے یا منافق کی حیثیت سے؟

(۲) بڑھئی کو الماری بنانے کا حکم دیا گیا اور وہ دوران کام میں مزدوری حاصل کرتا رہا۔ مگر الماری بنا کر اس کا الماری پر قبضہ کر لینا کہاں تک تقوےٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ غالباً مولوی صاحب اس حقیقت سے تو آپ انکار نہ کریں گے۔ کہ آپ انجمن کے ملازم تھے آپ کو ترجمہ کی خدمت پر مامور کیا گیا۔ مگر قادیان سے نکلتے وقت آپ سب کچھ ہمراہ لے گئے۔

خاکسار محمد نذیر فاروقی

وی۔پی وصول کر لئے جائیں

حسب اعلانات سابقہ جن دوستوں کا چندہ ۲۰۔ نومبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام وی۔پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جو دوست وقت پر رقم ارسال فرما چکے یا ادائیگی کا وعدہ کر چکے ہیں۔ ان کے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ دوسرے احباب کے متعلق یہی سمجھا گیا ہے کہ وہ وی۔پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

لہٰذا ہم ان تمام احباب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وی۔پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

ہم ان اصحاب کے متعلق کیا عرض کریں جو نہ تو چندہ بھیجتے ہیں۔ نہ خط کے ذریعہ وی۔پی رکواتے ہیں۔ لیکن جب ان کی خدمت میں وی۔پی جاتا ہے۔ تو کمال بے اعتنائی سے واپس کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب جان بوجھ کر الفضل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ موجودہ حالات میں جبکہ جنگ کے باعث اخراجات کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ اور سخت مالی مشکلات درپیش ہیں احباب کی خاص امداد اور تعاون کی ضرورت ہے۔ امید ہے۔ احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے اور الفضل کو نہ صرف نقصان نہ پہنچائیں گے۔ بلکہ اسکی امداد و اعانت کا حق بھی ادا کریں گے۔

خاکسار مینیجر الفضل

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا

دل کو لبھانے والی مستقل خوشبو ہے

پیوریٹن رجسٹرڈ

کیل چھائیوں سیاہ داغوں خارش اگزیما اور جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج ہے گورنمنٹ کیمیکل اگزامینر کی ٹسٹ شدہ ہے اپنے شہر کے انگریزی دوا فروش اور اچھے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں قیمت فی شیشی پندرہ آنے۔

بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو پیوریٹن رجسٹرڈ کے متعلق تحریر فرماتی ہیں ہندوستان کی تجارت زیادہ تر غیر ممالک کے ہاتھ میں ہے ہماری آزادی اسی میں ہے۔ کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ جلدی جراثیمی بیماریوں کو دور کرنے کیلئے کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی کی یہ کوشش قابل مبارک ہے۔

تیار کرنے والے۔ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئی اور کلکتہ

ڈی پی منگانے کا پتہ اے جہانگیر جی پیوریٹن ایجنٹ سٹاکسٹ جالندھر شہر پنجاب

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں

تو

سٹریٹ ڈیلیوری سروس لاہور کی سرپرستی کیجئے

لاہور میں سٹریٹ ڈیلیوری سسٹم یہ تمام خدمت صرف دو آنہ کے بدلہ میں بجا لاتی ہے

۸۱۷ کو فون کریں نارتھ ویسٹرن ریلوے

پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپ کے دروازہ پر پہنچ جائیگا چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

کمزوری

ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا مجرب اور بے خطا علاج۔ ضعف دل کی دھڑکن۔ کم خوابی۔ بدخوابی۔ کم ہمتی۔ کم حوصلگی کام سے دل گھبرانا۔ چہرہ کی بے رونقی۔ پریشانی۔ فاسد خیالات وغیرہ وغیرہ امراض بہت جلد رفع ہو کر کھوئی ہوئی طاقت اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ ہر قسم کے پوشیدہ مردانہ دیرینہ امراض کے لئے لکھئے۔ یا میرا تعارف کرا دیجئے۔

ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah